کفریاتِ مرزا

تالیف

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی

دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ

تفصیلات

نام کتاب : کفریات مرزا۔

مؤلف : حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ۔

حاشیہ : جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری۔
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند۔

کمپوزنگ : شاہی کمپوٹر سینٹر دیوبند 220345 -01336

ناشر : دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ۔

تعداد : ۱۱۰۰

سن : ۲۴ رشعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

ملنے کے پتے :

☆ مکتبہ فاروقیہ ۲۲۰/۵۰ دریائی ٹولہ لکھنؤ۔

☆ شاہی کتب خانہ دیوبند -09359792771

☆ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

☆ دیوبند کے تمام مشہور کتب خانے

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب مدظلہ

رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنارس

حامداً و مصلیاً و مسلماً، امّا بعد !

قادیانیت کا فتنہ بلاشبہ اِس دور کا بڑا فتنہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اسلام سے خارج اور کافر ہونا خود اس کی اپنی کتابوں سے اور اس کے وضع کردہ اصولوں کی روشنی میں اتنا واضح ہے کہ اس پر اگر کچھ بھی نہ لکھا جاتا تب بھی کافی تھا؛ تاہم اس کے زیغ و ضلال سے امت مسلمہ کو بچانے کے لیے ہر زمانہ میں علماء اسلام نے مختلف زاویوں سے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کامیاب کڑی حضرت علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تالیف ''کفریات مرزا'' بھی ہے جسے علامہؒ نے آج سے پون صدی قبل تالیف کیا تھا۔ حضرت علامہ کا شمار غیر منقسم ہندوستان کے اُن ممتاز اور جید علماء میں ہوتا ہے جن کی تقریر و تحریر عموماً نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہوتی تھی اپنے دل نشیں انداز سے محفل کو قہقہہ زار بنا دیتے تھے جیسا کہ اس کتابچہ سے بھی آپ کو محسوس ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ علامہ اپنے دور میں ملک و بیرون میں بیحد مقبول تھے۔

اللہ تعالیٰ نے گرامی قدر جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کو یہ ذوق بخشا ہے کہ وہ جدید تصنیف کی بجائے اکابر امت کے علمی ورثہ کو منظر عام پر لانے کی طرف اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی تحقیق و تسہیل اور حوالوں کی مراجعت وغیرہ کا قابل قدر کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ اسی سلسلے کا ایک اہم کارنامہ حضرت علامہ ٹانڈویؒ کی مذکورہ کتاب کی خدمت بھی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرما کر اسے قادیانیت سے متاثر افراد کی ہدایت کا ذریعہ اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

۱۶ شعبان ۱۴۲۸ھ ۳۱ راگست ۲۰۰۸ء

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ للہ الذی ھد انا لخیر الادیان والصلوٰۃ والسّلام علی نبی آخر الزّمان، امّا بعد!

فقہاء ومحدثین اور سلف صالحین کی طرح اکابر دار العلوم دیو بند نے بھی تکفیر کے مسئلہ میں نہایت احتیاط سے کام لیا اور کبھی بھی افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوئے۔ مثال کے طور پر خود اسی فرقہ ملعونہ قادیانیت کو لے لیجئے کہ باوجود اسکے کہ مرزا کے حال سے واقف کار علماء نے مرزا کے کفر کا فتوی دے دیا تھا لیکن حضرت گنگوہیؒ چونکہ بذات خود پوری طرح واقف نہ تھے اس لئے آپ نے توقف فرمایا تا آنکہ جب مرزا کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا تو پھر حضرت گنگوہیؒ اور حضرت شیخ الہندؒ وغیرہ دیگر علماء دار العلوم دیو بند نے اس کے کفر کا کھل کر اعلان کیا جس سے اس طوفان بلا خیز کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور حضرت گنگوہیؒ کے فتوے سے مرزا قادیانی بھی بلبلا اٹھا۔

قادیانی خیالات ونظریات کی تحقیق وتفتیش کے بعد آج ہر شخص یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ سراپا کفر و زندقہ ہی کا نام مرزائیت بنام احمدیت یا قادیانیت ہے۔ اس کے باوجود مرزائی اپنی تکفیر کے مسئلہ کو لے کر پوری دنیا میں اپنی مظلومیت کا رونا روتے اور کلمہ طیبہ، نماز وغیرہ پڑھکر اظہار اسلام کے ایسے ایسے نمائشی طریقہ اپناتے ہیں کہ اچھے اچھے لوگ دھوکہ کھا کر مرزائیوں کی حمایت میں کھڑے ہو جاتے اور اُن پر ترس کھانے لگتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنے کی ممانعت ہے اُسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔ پوری امت مسلمہ اور تمام اسلامی مکاتب فکر کے لوگ مرزائیت کے کفر پر جو متفق ہوئے تو صرف اور صرف اُن دلائل کی روشنی میں ہوئے جو آج بھی اپنی جگہ قائم ہیں اور مرزائیت کا خبیث پودا جب تک دنیا میں رہے گا وہ دلائل بھی رہیں گے۔ لہٰذا مرزائیوں کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے احباب کو چاہئے کہ تحقیق حق کے بغیر کسی کافر کو مسلمان کہنے کی وعید سے بچیں اور مرزائیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مرزائیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کا

گناہ مول نہ لیں۔

سیکولر ذہنیت سے اگر سوچا جائے تب بھی کسی قیمت پر مرزائیوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا اور نہ مرزائیوں اور مسلمانوں کو ایک قرار دیا جاسکتا ہے۔ رہی بات مرزائی دعوؤں کی؛ تو مسلمان ہونے کے ثبوت میں محض مرزائی دعوؤں کو پیش کیا جانا نہ صرف یہ کہ بے سود و باطل ہے بلکہ ان کا پیش کرنے والا مسئلے کو غلط رخ دینے کا مجرم قرار پاتا ہے۔ کیونکہ مرزائی خیالات و نظریات جب خود اُن دعوؤں کی تردید کرتے ہیں تو اُن کا اعتبار ہی کیا رہ جاتا ہے چہ جائیکہ انھیں بطور دلیل پیش کیا جائے۔ مثلاً آپ غور فرمائیں۔

اپنے لیٹریچر اور دنیا کی مختلف عدالتوں میں بھی بحث کے دوران قادیانیوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جو مرزا کو نہ مانتا ہو۔ چنانچہ مرزا نے لکھا ہے:

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمھارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔" (تحفہ گولڑویہ خ ۶۴ ج ۱۷، تصنیف ۱۹۰۲ء)

اس میں تین باتیں قابل غور ہیں۔

(۱)......قادیانیوں کے نزدیک اعمال وعبادات کی صحت وقبولیت مشروط ہے مرزا قادیانی کی ذات وشخصیت سے جبکہ مسلمان کہے جانے والے تمام فرقوں کے نزدیک مدار قبولیت حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ لہٰذا یہ بات کھل کر واضح ہوگئی کہ قادیانی اور مسلمان دو نوں ایک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ دونوں کے اعمال وعبادات، دو الگ الگ ذاتوں سے مربوط ہیں۔ پھر دونوں ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔

قادیانیوں کے مذکورہ اقرار کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کی تعلیمات وہدایات سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے عقائد واعمال وعبادات مرزا قادیانی کی ذات سے مربوط ہیں اور مسلمانوں کے عقائد واعمال حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اس کے بیشمار حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں مختصراً ثبوت کے لئے کچھ حوالے اُن لوگوں کے لیے پیش ہیں جو سیکولر ذہنیت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے:

۱......"خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام

انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے“

(اربعین نمبر۴ درخزائن ج ۱۷ص ۴۳۵ تصنیف دسمبر ۱۹۰۰ء)

۲...... ”ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہو مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔“

(قول مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا قادیانی، کلمۃ الفصل ص ۱۲۳ مندرجہ ریویو، ۱۹۱۵ء)

اِن دونوں حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قادیانی خیالات ونظریات میں مدار نجات مرزا قادیانی کی ذات ہے نہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات۔ جبکہ اسلامی عقائد و نظریات میں مرزا قادیانی کی ذات کو ماننا ہی کفر و زندقہ ہے لہٰذا یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ قادیانی اور مسلمان دونوں ایک نہیں ہوسکتے اور نہ ایک کہے جاسکتے ہیں۔

(۲)...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اپنی نجات کا دارو مدار ماننے والے مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ کسی کے یہاں نماز صحیح ہونے کے لئے مرزا کی ذات پر ایمان لانا کوئی شرط نہیں؛ جیسا کہ فریضۂ حج کے دوران عملی طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح مرزا کی ذات کو نماز میں مشروط مان کر قادیانیوں نے اس مسئلہ میں خود کو ملت اسلامیہ سے بالکل الگ ایک جماعت ہونے کا اقرار کیا ہے۔ قادیانیوں کا یہ اقرار عقائد و اعمال اور روٹی سے لے کر مٹی تک، زندگی کے تمام شعبوں میں مسلمانوں سے الگ ہونے اور قادیانیوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ مزید اس کی تائید مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کے دوٹوک فیصلہ سے بھی ہوتی ہے جو موجودہ دور کے دانشوروں اور مرزائیوں کی تکفیر میں نرم گوشہ رکھنے والوں کے لئے پیش ہے۔

”اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعودؑ کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو کیونکہ آیت کریمہ صاف بتارہی ہے کہ اگر مدعی کافر نہیں ہے تو مکذب ضرور کافر ہے پس خدارا اپنا نفاق چھوڑ دو اور دل میں کوئی فیصلہ کرو۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۲۳)

(۳)...... جولوگ مرزائیوں کی حمایت میں نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کو اس بات کی جانب توجہ دلانا ازبس ضروری ہے کہ مرزا قادیانی کی ذات کے ساتھ ایمان، نجات، اور معاشرتی زندگی کو مشروط مان کر خود مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء نے دوٹوک لفظوں میں یہ فیصلہ واضح کر دیا ہے کہ مسلمان اور قادیانی یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ قرار دیئے جائیں گے۔ یہ دونوں کسی پلیٹ فارم پر بھی ایک قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ اب دنیا کی کسی عدالت کو بھی مدعی کے اقرار کو بحال رکھنے کا حق تو حاصل ہے اس کے برعکس فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہوسکتا۔ مدعی قادیانیوں نے جب یہ فیصلہ واضح کر دیا کہ ''یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو'' تو مناسب یہی ہے کہ ان کے اس فیصلہ کو مان لیا جائے کہ یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ ہیں ایک جگہ نہ جمع ہوسکتے ہیں نہ ایک قبرستان میں دفن ہوسکتے ہیں۔

ان تینوں امور کو سامنے رکھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ ایک طرف مسلمان ہونے کا زبانی دعوی اور دوسری طرف علمی طور پر مسلمانوں سے علیحدگی کے تصورات ونظریات؛ یہ دونوں ایک جگہ کیسے جمع ہوسکتے ہیں۔ یقیناً قول وعمل میں تضاد کی صورت میں، زبان و دعویٰ پر عمل کو ترجیح دی جائے گی اور قادیانیوں کو خود ان کے عمل و فیصلہ کی بنیاد پر غیر مسلم ہی کہا جائے گا۔

بعض لوگ قادیانیوں کی جانب سے پھیلا ہوئے اس مغالطہ میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ مسلمان کہے جانے والے تمام مکاتب فکر کے لوگ آپس میں خود ہی ایک دوسرے کی تکفیر کرتے رہتے ہیں گویا علماء کا یہ ایک مشغلہ ہے اس لیے ان سب لوگوں نے ملکر اگر قادیانیوں کی تکفیر کی تو اسکا کوئی اعتبار نہیں۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ باہمی تکفیر کے یہ فتوے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں یعنی تمام بریلویوں نے تمام دیوبندیوں کی یا دیوبندی مکتب فکر کے تمام علماء نے تمام بریلویوں کی یا تمام اہل حدیث یا جماعت اسلامی وغیرہ نے کلی طور پر ایک دوسرے کی تکفیر کبھی نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مکتب فکر میں چند عناصر ایسے رہے ہیں جو فروعی مسائل کو باہمی تشدد کی بنیاد پر تکفیر کی حد تک لے گئے ورنہ اعتدال پسند علماء کی اکثریت نے ہمیشہ اس بے احتیاطی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشترکہ مسائل میں تمام مکاتب فکر کے مسلمان ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کے کفر پر تمام مکاتب فکر کے علماء بحیثیت جماعت متفق

ہیں گویا یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی تکفیر کو مسلمانوں کے باہمی غلط فہمی پر مبنی تکفیر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

مرزا قادیانی کے کفریہ اسباب ہی پر مشتمل حضرت علامہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مختصر رسالہ ہے جس میں حضرت مصنفؒ نے خود مرزائی تحریروں کی روشنی میں مرزائیوں کے اسلام مخالف خیالات ونظریات کی تحقیق وتفتیش فرمائی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اِن عقائد کے ہوتے ہوئے مرزائی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں۔ اس رسالہ کا وزن اور حیثیت متعین کرنے کے لیے یہ بتانا کافی ہوگا کہ یہ وہی رسالہ ہے جو امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے مشہور مقدمہ قادیان ۱۳۵۲ھ میں بطور ثبوت وجرح پیش کیا گیا تھا۔

بہر کیف جدید کمپوزنگ وسیٹنگ وعلامات ترقیم کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ بعض مقامات پر حواشی یا ذیلی عنوان، بڑھانے بھی ضرورت پیش آئی ہے۔ مرزائی عبارات کے حوالے مرزائی رسم الخط کے ساتھ ''روحانی خزائن'' نامی سیٹ سے درج ہیں تاکہ مرزائی انکار نہ کرسکیں۔

یہ رسالہ کہیں اور دستیاب نہ ہوسکا تو احتساب قادیانیت کے جلد نمبر ۱۷ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے لیا گیا ہے اِس نئی کتابت کا سارا دارومدار اسی ایڈیشن پر ہے جو حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی لندن نے فراہم کیے تھے۔ اس سلسلہ میں ہم باوا صاحب اور عالمی مجلس کے اکابر دونوں کے شکر گذار ہیں کہ انھوں نے اکابر کے اس وقیع علمی سرمایہ کو محفوظ رکھا اور اس سے امت کو استفادہ کا موقع فراہم فرمایا۔ **فجزاھم اللہ خیراً۔**

قادیانیوں کی تکفیر پر امام الحرمین شیخ عبداللہ السبیل زید مجدہم کا تازہ فتویٰ بھی رسالہ کے اخیر میں شامل کردیا گیا ہے جو باوا صاحب مدظلہ نے حال ہی میں حاصل کیا ہے۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ و السّلام علیٰ من لا نبی بعدہ و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین۔

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو؟

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداس پور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپئے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خورد و نوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی، تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا۔ بدقسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی، تو جلب منفعت وطلب زر کی چالتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپئے اور دس روپئے فی جلد پیشگی ہوگی۔

(اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ خزائن ج ا ص ۳)

مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپئے کی بارش ہوگئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہو گئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخیر میں یہ لکھ کر کہ ''اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے'' اس کی اشاعت بند کر دی۔ جب لوگوں نے اپنے روپئے کا تقاضہ کیا تو ان کو ''دنی الطبع کمینہ سفیہہ'' وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کر گئے۔

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۲)

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خورد ونوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند ومتمول رئیس ہوگئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ابتک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱، نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰،
اربعین نمبر ۲ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد، روشن ومتلون المزاج، اس بےفقری وتمول میں ایسے سرشار و بدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب ووقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔

دعاوی مرزا

چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ بقول شخصے ”داڑھی سے موچھیں بڑی“ فرماتے ہیں کہ:

۱......میں محدث ہوں۔ ۲......مجدد ہوں۔ ۳......مسیح موعود ہوں۔ ۴......مثیل مسیح ہوں ۵......مہدی ہوں۔ ۶......ملہم ہوں۔ ۷......حارث موعود ہوں۔ ۸......رجل فارسی ہوں۔ ۹......کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰......خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱......خاتم اولیاء ہوں۔ ۱۲......خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳......چینی الاصل ہوں۔

(۱)......ان تمام دعوؤں کو ذیل کے حوالوں میں بحوالہ روحانی خزائن دیکھئے:

(۱) توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸۔ (۲) حمامۃ البشریٰ خ ۷ ص ۱۱۱۔ (۳) ازالۃ الاوہام خ ۳ ص ۶۸۶۔ (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۱۔ (۵) تذکرۃ الشہادتین خ ۲۰ ص ۲، ۳ (۶) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۸۔ (۷) ازالہ اوہام حاشیہ خ ۳ ص ۷۹۔ (۸) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۹) لیکچر سیالکوٹ خ ۲۰ ص ۳۳۔ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ خ ۱۸ ص ۸، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱) خطبہ الہامیہ خ ۱۶ ص ۳۵۔ (۱۲) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۱۵۹۔ (۱۳) تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (ش)

۱۴...... معجون مرکب ہوں۔ ۱۵...... یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶...... مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷...... حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸...... رسول ہوں۔ ۱۹...... مظہر خدا ہوں۔ ۲۰...... خدا ہوں۔ ۲۱...... مانند خدا ہوں۔ ۲۲...... خالق ہوں۔ ۲۳...... خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴...... خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵...... خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶...... خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷ بروزی محمد واحمد ہوں۔ ۲۸...... تشریعی نبی ہوں۔ ۲۹...... حجر اسود ہوں۔ ۳۰...... ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱...... آدم ہوں۔ ۳۲...... نوح ہوں۔ ۳۳...... ابراہیم ہوں۔ ۳۴...... یوسف ہوں۔ ۳۵...... موسیٰ ہوں۔ ۳۶...... داؤد ہوں۔ ۳۷...... سلیمان ہوں۔ ۳۸...... یعقوب ہوں۔ ۳۹...... تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰...... تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱...... احمد مختار ہوں۔ ۴۲...... بشارت اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳...... مریم ہوں۔ ۴۴...... میکائیل ہوں۔ ۴۵...... بیت اللہ ہوں۔ ۴۶...... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷...... امام الزماں ہوں۔ ۴۸...... شیر ہوں۔ (قائلین کے) ۴۹...... محی ہوں (زندہ کرنے والا) ۵۰...... ممیت ہوں (مارنے والا)۔

---

(۱۴) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۴ (۱۵) تحفہ قیصریہ خ ۱۲ ص ۲۳۔ (۱۶) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۷) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۱۳۔ (۱۸) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۹) حقیقۃ الوحی ۲۲ ص ۱۵۴۔ (۲۰) آئینہ کمالات اسلام خ ۵ ص ۵۶۴۔ (۲۱) اربعین حاشیہ خ ۱۷ ص ۲۵۔ (۲۲) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۵۔ (۲۳) اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ ص ۲۹۔ (۲۴) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۸۶ (۲۵) تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۱۴۳ (۲۶) حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ (۲۷) حقیقۃ الوحی ص ۷۲ (۲۸) اربعین نمبر ۴ خ ۱۷ ص ۷) (۲۹) ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء خ ۲۲ ص ۴۱۔ (۳۰) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۰ (۳۱) نصرۃ الحق ص ۸۵ (۳۲) نصرۃ الحق ص ۸۶ (۳۳) نصرۃ الحق ص ۸۷ (۳۴) نصرۃ الحق ص ص ۸۸ (۳۵) نصرۃ الحق ص ۸۸ (۳۶) نصرۃ الحق ص ۸۹ (۳۷) نصرۃ الحق ص ۸۹ (۳۸) درثمین ص ۸۵ (۳۹) نصرۃ الحق خ ۹۰ (۴۰) درثمین فارسی ص ۲۸۷ (۴۱) درثمین فارسی ص ۲۸۷ (۴۲) القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام خ ۳ ص ۴۶۳ (۴۳) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۳۴۸ (۴۴) حاشیہ اربعین نمبر ۳ خ ۱۷ ص ۲۵ (۴۵) حاشیہ اربعین نمبر ۴ خ ۱۷ ص ۱۵ (۴۶) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۱۵۵ (۴۷) ضرورۃ الامام خ ۱۳ ص ۲۴ (۴۸) کرامات الصادقین خ ۷ ص ۵۴ (۴۹) خطبہ الہامیہ ص ۲۳ (۵۰) خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ (ش)

مرزا قادیانی کے ان کفر آمیز بلند و بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہوسکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا"

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

اور

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

اس لیے مرزائیو! بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھیے کہ:

"کیوں کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بُلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء و الہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم و الہام کے مطابق رسالت و نبوت حتیٰ کہ خدا کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (معہ اپنی امت کے) مومن و مسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں۔ کیوں کہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس و متضاد خیالات سے منزہ اور وراء الوراء ہے۔

کفریات مرزا

ابنیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت ومشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل وادراک سے وراء الوراء اور انسانی عیوب و ہر قسم کے نقائص سے مبرا ومنزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام وکشوف اور اقوال وافعال توحید الٰہی اور قرآن وحدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے، وہ شیطانی الہامات وکشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱...... ''جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام وکشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے''

(ترجمہ از عربی، آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ ص۲۱)

۲...... ''اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا'' (تبلیغ رسالت ج۲ ص۲۵، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئیں تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے

کھیل کررہا ہے اور دونوں نامور و مشہور ہستیاں (مرزائے قادیان اور شیطان) مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جد و جہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور و حق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱......" اسمع ولدی "سن اے میرے بیٹے مرزا" (البشریٰ جلد ۱ ص ۴۹)

۲......"انت منی بمنزلة ولدی "اے (مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر ہے

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

۳......" انت منی بمنزلةاو لادی " (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

۴......"مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور صاحبِ مقام ہٰذا کے ظہور کو خدا یتعالےٰ کا ظہور قرار دیا اور اُس کا آنا خدا یتعالےٰ کا آنا ٹھہرایا ہے"

(توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۶۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت و ولدیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر توحید الٰہی کی بنیادیں خوب مستحکم و مضبوط کر دی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ اخلاص و دیگر آیات اور اسلام کا مشہور کلمہ لاالٰہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت و ابنیت کا اعلان کر رہے ہیں تو اسلامی شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔ یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

۱...... " انما امرک اذا اردت شیأاان تقول له کن فیکون "

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)

۲...... اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے تو ہو جاتا ہے“

(رسالہ ریویو نمبر۳ ج۴ ص۱۳۰ بابت مارچ ۱۹۰۵ء)

۳...... ”اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف کہہ دے کہ ہو جا، وہ چیز ہو جاتی ہے“

(اخبار بدر مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفتِ کن فیکونی صاف صاف ”اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ (یٰس:۸۲) باری تعالیٰ ہی کے لیے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے اور مرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ واعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

۴...... ”انت منی و انا منک“ (دافع البلاء خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)[1]

۵...... ”انت معی و انا معک ...... اعمل ما شئت فانی غفرت لک“

(البشریٰ ج۱ ص۴۶)

۶...... ”انت من مائنا وھم من فشل“ (اربعین نمبر۳ خ۱۷ ص۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف ہے اور کفر و شرک سے لبریز ہے اس لیے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اسکے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں؛ اسلام کے نہیں۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

۷...... ”اعطیت صفت الافناء و الاحیاء من الرب الفعال“

ترجمہ: مجھ کو فنا کرنے زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے“ (خطبہ الہامیہ ج۱۶ ص۵۵)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔

[1] ۴۔ تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے۔ ۵۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔ ۶۔ مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ مصنف“

لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی وکفر گوئی ملاحظہ فرمایئے کہ ''احیاء وافناء کا مالکانہ'' اختیار آپ کو حاصل ہے۔یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعوی نمرود کے دعوے'' اَنَـا اُحْیِ وَ اُمِیْتُ'' (البقرۃ:۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔اس لیے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے ے پی کر یہ یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

۸......''جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی''

(مفہوم: دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۲۶)

۹......''اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا'' (خزینۃ المعارف ج۱ص۱۵۶)

مرزائیو! یہ تم کو مبارک ہو کہ تمھارے گرو پیر، مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔جبھی تو خدا، مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔

ناظرین فرمایئے! ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۱۰......الف ''خدا قادیان میں نازل ہوگا'' (البشری ج۱ص۵۶)

ب ''اب خود خدا نازل ہوگا اور اُن لوگوں سے آپ لڑے گا۔جو سچائی سے لڑتے ہیں۔'' (کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۷۶)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمایئے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ:

''انّا نبشّرک بغلام مظھر الحق و العلیٰ کانّ اللہ نزل من السّمآء''

(حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص ۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔گویا

خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر اُنکا بیٹا بنا۔ حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لیے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہوسکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں؟۔

۱۱......"اغفر و ارحم من السماء ربنا عاج"

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج۱ص۶۶۲)

مرزائیو! عاج کے معنی تمھارے گُرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر (منتخب اللغات ص۳۰۴) وغیرہ ہیں۔ لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت، استخوان، گوبر، لید، سمجھ سکتے ہو۔ جیسی گنجی دیوی ویسے اُس کے اُوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام کو فرعون ونمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں۔

۱......"رایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو"

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ص۵۶۴)

میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲......"دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں "خدا کے مانند اور مثل"

(اربعین نمبر۳ حاشیہ خزائن ج۱۷ص۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے "لیس کمثلہ شیء" (شوریٰ ۱۱) وہ بے مثل ہے۔ مگر چودھویں صدی کے مجددِ کفر و بدعت، مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں و عبودیت کشوں نے اس دعوے کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعوی خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ ''میں نے خواب...... الخ'' اس لیے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔

اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی طنابیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہو جاتیں۔ کیوں کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

''نبی کی خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۰۴)

۳...... ''اور جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں...... وہ بغیر فرمائے کوئی دعوی نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ (مرزا جی) کا مشہور الہام ہے:

۴...... ''وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی''

(مرزا) اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(اربعین نمبر ۳ ج ۱۷ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی ورسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت، منامی وخیالی نہیں بلکہ حقیقی وقطعی ہے۔ حیرت وافسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان وسرکش بندوں پر جو اس کی اُلوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان، مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی

کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعویٰ ''انا ربکم الاعلی ''(النازعات:۲۴) کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامور ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں، مرزائیو! سنتے ہو!

مجھ سا مشتاق زمانہ میں نہ پاؤ گے کبھی
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام شرکیہ وکفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی والہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ وحی الٰہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں وعیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں بھی ''وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی ''کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتا۔

۱...... آنچہ داد ست ہر نبی را جام   داد آں جام را مرا بتمام
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم   از خطاہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

۲...... ''مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اِن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اِس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں ''(حقیقت الوحی خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

۳...... ''میں خدا تعالیٰ کی تیئیس ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُسکی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں''
(حقیقت الوحی خزائن ج۲۲ص۱۵۴)

ان خرافات وکفریات کو کلام الٰہی سمجھنا اور اس پر ایمان واعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنا فی الکفر و بددینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔ کیوں کہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کیا گیا ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور اُلوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان و باعث نجات قرار دیا اور اُن مذاہب وادیان کو جنہوں نے توحید و اُلوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز، مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کردیا۔ لیکن اسی خدا کی جدت نوازی وتجدد پسندی ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی وحدانیت و بے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند اُلوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک وسہیم تسلیم بنالیتا ہے (معاذ اللہ) ایں چہ بوالعجبی است۔

عذر لنگ

جب مسلمان، مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات وخرافات پیش کر کے ان کو دائرۂ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت ورسالت وغیرہ کو خاکستر کردیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسیمگی وکھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب وعذر لنگ، اسلام و مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات واقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں وہ سب حالاتِ وجد وجذب کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام میں بہت سے بزرگانِ سلف مثل بایزید بسطامی، منصور، امام شبلی، وغیرہم کے ایسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعتِ اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر و شرک ہیں۔ لیکن علماء اسلام ان کے متعلق حالت سکر وجذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام وایمان میں تو درکنار، کرامت وبزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے اقوال والہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں، اس لیے آپ کے اسلام وایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب ومنتر ہے جو سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لیے تراشا گیا ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت نقش برآب سے

بھی بالاتر ہے۔

اوّل: تو اس لیے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے، اس کی بنیاد وحی الٰہی اور نبوت خداوندی پر نہیں رکھی؛ یعنی انھوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ من جانب اللہ الہام و وحی الٰہی ہے۔ بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال والہامات کو وحی الٰہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال وجذبات پر قابو رکھتا ہے۔ اُس پر جذب وسُکر طاری نہیں ہوتا۔ اس لیے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً: صوفیاء کرام کے ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ خود انھوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور نادم ہو کر استغفار کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیاء کی اصطلاحات میں شطحیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن پر عقائد کے مدار ہیں نہ اعمال کے۔ اور نہ اس کے انکار کرنے والے کافر و فاسق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام و وحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ واستغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار وفادار، شریک وسہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفہ روزگار تاویلیں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً: علماء اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت وملہم من اللہ ہے، اس لیے ان کے حالات و الہامات کو صوفیاء کرام کے احوال واقوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری عز اسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری و ناگزیر ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں، جس کے بعد کسی قسم کا تشریعی وغیر تشریعی، ظلی و بروزی، جنگلی وکوہی کوئی بھی نبی نہیں آسکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بیشمار آیات، و احادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت، ایمان و اسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان و اسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ان آیات و احادیث کی روشنی و تابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر دیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہ خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱......"اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں"

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

۲......"میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کے دعاوی ملاحظہ فرمائیے:

۱......"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"

(ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲......"سچا خدا وُہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"

(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳......میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا" (تتمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الٰہیہ خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴، وغیرہ میں دعویٰ نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کر لے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعویٰ کفر اور اس کا مدعی کافر و خارج از اسلام ہے۔ اس لیے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعوے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱......"چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے" (اربعین نمبر ۴ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۲......"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"

(اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۳......"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تُو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ" (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۴......"اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی

اس کے مثیل ہونے کی طرف...... یہ اشارہ ہے و **مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرح کرتے ہیں:

۵...... ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی'' **ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** '' کا میں ہی ہوں'' (القول الفیصل ص ۲۷)

۶...... ''اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہوسکتے ہیں نہ اور کوئی'' (انوار خلافت ص ۳۴)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت'' هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰی '' (التوبہ ۳۳) اور بشارت اِسْمُهٗ اَحْمَدُ خاص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور رشک وحسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ'' ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں'' اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاب پرور اور ہوس راں زندگی کے لیے قدرے سامان مہیاء کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی ان کیلئے دنیوی ذلت واخروی عذاب کے باعث بن گئے۔ اس لیے کہ اس بے حقیقت و کفری دعوے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ومقصد بعثت کو ناکام بنانے اور خود کو پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔

پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن ومسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام وایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو۔

اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید، ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل ورسول حقیقی اور صاحب شریعت وصاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ لا الہ الا اللہ احمد (مرزا قادیانی) جری اللہ'' پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ:

''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء' کلمۃ الفصل ص ۱۰۵' عقائد محمودیہ ص ۱۴' النبوت فی القرآن ص ۴۷ وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب وتشریعی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول وعقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کرکے اس کی عزت وحرمت پر بہت کچھ حملے کیے ہیں، مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف...... ''میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۸۲)[1]

---

[1] مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: '' اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہوگا مجھکو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہوگیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا''۔ ش

ب...... ''قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں''
(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)[۱]

ج...... ''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریباً من القادیان تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا''
(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د...... ''قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں''
(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

سب وعدۂ الٰہی '' اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ '' (الحجر ، ۹) قرآن مجید جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدل کے اب تک محفوظ و مامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں و تحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزہ و مبرہ ہے اور رہے گا۔ حتیٰ کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد و غبار سے دھندلا نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی

---

[۱] مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: انہیں معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل (مرزا قادیانی) ہوگا۔ ش

غلطیاں درست کرنے کے لیے آیا ہوں، وہ زمین سے اٹھ گیا تھا، اس کو آسمان سے لایا ہوں، یا اسی میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت'' انا انزلناہ قریباً من القادیان '' تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین و تحریف ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ'' انا انزلناہ قریباً من القادیان '' ہے اس لیے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تیماپوری، اروپی، نبی بخشی، معراجکی، گناچوری، قابلی، چنگابنگوی ہے؟ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات و مشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی نمک حلالی کا ثبوت دے گا؟۔ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار و احترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نور الدین قادیانی، خلیفہ اوّل قادیان، کہتے ہیں کہ ناپاکی و جنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے لکھتے ہیں کہ:

'' جنبی بحالت جب درود و استغفار'' بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے''

(مجموعہ نہج المصلی، فتاوی احمدیہ ج ا ص ۱۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ و اعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرو حکیم نور الدین قادیانی و مہا گرو'' مرزا قادیانی'' نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب و توہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت و حلم نے برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان و فراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ:

'' حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا'' (ریویو جلد ۲ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ صفحہ ۱۵۲)

''اور مجھے مراق ہے۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزائیو! کیا مراقی و نسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھولکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق و نسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنے مصنفات کے اکثر و بیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت و دعاوی باطلہ کو اپنے ہاتھوں دفن کر دیا ہے اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق و یکتا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کو تصحیح کرنے کی توفیق اور ابتک یکے بعد دیگرے طباعت و اشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلا دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت و حرمت باقی نہیں ہے، اس لیے ان کی صحت و حفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔ عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھی اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱......و ان کنتم فی ریب مما نزّلنا علیٰ عبدنا فأتو بسورة من مثله و ان لم تفعلوا و لن تفعلوا ''

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص ۱۲ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء[1] براہین احمدیہ ص ۳۹۵، ۵۴۶ طبع لاہور، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

''وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا (سورة بقره: ۲۳)

---

[1] سرمہ چشم آریہ ص ۱۴ طبع اول ریاض ہند پریس امرتسر ۱۸۸۶ء۔ ش

الفاظ مرزا قادیانی

۲...... قل لئن اجتمعت الجن و الانس علی ان یاتوا

(سرمہ چشمہ آریہ[1] ص ۱ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

" قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا (الاسراء:۸۸)

الفاظ مرزا قادیانی

۳......انزل ذکراً و رسولاً

(ایام الصلح ص ۸۲ طبع قادیان اگست ۱۸۹۸ء)[2]

آیت قرآنی

" قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۙ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ

(سورۃ طلاق:۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی

۴ ......آمنت بالذی آمنت بہ بنوا اسرائیل ۔

(اربعین[3] نمبر ۳ ص ۳۵، سراج منیر حاشیہ صفحہ ۲۶ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیت قرآنی

"قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ "

(سورۃ یونس:۹۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۵...... یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام ۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴، طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴)

۱۔ سرمہ چشم آریہ در حاشیہ ص ۱۳ طبع اوّل ریاض ہند امرتسر ۱۸۸۶ء ۔ ۲۔ ایام الصلح مطبوعہ بار دوم ص ۸۱ دسمبر ۱۹۲۳ء ۔ ۳۔ اربعین ص ۳۵ دسمبر ۱۹۰۲ء ۔ ۴۔ حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء ۔ ش

آیت قرآنی

"هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

(سورۃ البقرہ: ۲۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۶...... جادلھم بالحکمة و الموعظة الحسنة

(نور الحق ج ا ص ۴۶، طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۹۴ تا ۱۹۵)

آیت قرآنی

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ

جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط (سورہ نحل: ۱۲۵)

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ اوہام ج ۲ ص ۲۷۵، طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو و غلط کار انسان کے عجیب و غریب دعاوی پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔ اللہ اکبر! اس غلط کاری و غلط گوئی کے باوجود ادعائے نبوت و رسالت ؎

اللہ رے اس حسن پر یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ نزول و صعود، اترنے و چڑھنے و کارہائے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو ہی عطا کیا گیا کہ ان کی دشمنی و عداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی و عداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول

وتقرب کا اندازہ کیجئے۔

۱...... قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ (بقرة ۹۷)

۲...... مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞ (بقرة:۹۸)

۳...... وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا (ہود:۷۷)

۴...... إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ أَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۞ (آل عمران:۱۲۴)

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمایئے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود و نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے۔

۱...... ’’جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اُس کی گرمی و روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اِسی طرح روحانیات سماویہ خواہ اُن کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے اُن کو نامزد کریں۔ یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں‘‘ (توضیح مرام خزائن ج ص ۶۷)

۲...... ’’ ملائکۃ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے‘‘
(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۶)

۳...... ملک الموت زمین پر نہیں پر نہیں اترتا‘‘ (خلاصہ: توضیح مرام خ ۳ ص ۶۶)

۴...... ’’وہ نفوس نورانیہ ملائکۃ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے‘‘
(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ۳ ص ۷۰)

۵......جن (ملائکۃ) کونفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں“

(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۱)

۶......”بلاشبہ ان نفوسِ نورانیہ (ملائکۃ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رُو سے شریعت غرّا نے استعارہ کے طور پر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں میں ملائکۃ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ظاہر فرمایا ہے“

(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۲)

۷......”جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدا یتعالےٰ سے نسبت رکھتا ہے“ (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۹۲)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعوی

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب وغریب دعاوی نبوت ورسالت وشریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ (مرزا جی) معاذ اللہ! حضرت سید المرسلین خاتم النبیین کے نہ صرف ہم رتبہ ہیں بلکہ برتر وبہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ وگستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص وفضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دیا ہے ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن وفضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں مگر مرزا قادیانی بغیر شرکت غیر انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً: بشارت اسمہ احمد اور آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ

لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (سورہ توبہ آیت نمبر۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصداق وموصوف نہیں تھے جیسا کہ گذشتہ صفحہ میں بیان میں ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔ دیکھئے تحفہ گولڑویہ ج ۱۷ص ۱۵۳۔

اور اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ (حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ص ۷۰، تتمہ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ پنجم خزائن ۲۱ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ...... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۰۷)

معلوم ہوا کہ آپ (مرزا جی) کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی گنا بلند ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں ہوئے۔

له خسف القمر المنیر و ان لی   غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اب خدا تعالیٰ نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو...... مدار نجات ٹھہرایا ہے" (اربعین نمبر حاشیہ خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور فرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اٰتانی ما لم یؤت احد من العالمین (خدا نے مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی" (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۱۰)

"لولاک لما خلقت الافلاک (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

ناظرین! انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ .... کافر قرار نہ دیئے جائیں؟ تو بتایئے کہ شریعت اسلامیہ میں وجوہ کفر کیا ہیں؟ اور کافر کون ہے؟۔

اس کے بعد وہ محامد و محاسن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں؛ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہیں۔

۱......ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد "
(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

۲...... وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی خزائن ۲۲ ص ۸۵)

۳......" سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً ط "
(ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۴...... وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔
(اربعین نمبر ۳ خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۵)

۵......ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔ (دافع البلاء ج ۱۸ ص ۲۲۶)

۶...... انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر۔ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)

۷......ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ -
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵)

۸...... دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ -
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹...... قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۷۰۸)

۱۰...... اثرک اللہ علیٰ کلّ شی ءٍ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ص ۷۰۹)

۱۱...... انّا اعطیناک الکوثر ۔ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ص ۷۱۳)

۱۲...... اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً ۔
(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۷۱۳)

۱۳...... لعلّک بَاخِعٌ نفسک اَلّا یکونوا مؤمنین ط ۔
(حقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۸۳)

۱۴...... وَاتْلُ علیھم مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ من رَبّکَ (حقیقہ الوحی ص ۷۸)

۱۵...... انّک باعیننا ۔ (حقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۷۸)

۱۶...... ولنجعله آیة للنّاس ورحمة منّا۔(حقیقہ الوحی ج ۲۲ص ۸۶)

۱۷...... زوجناکھا ۔ (اربعین نمبر ۲ ج ۱۷ص ۳۸۳)

۱۸...... الحقّ من ربک فلا تکوننّ من الممترین ۔
(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۳۰۶)

۱۹...... واللہ یعصمک من الناس۔ (براہین احمدیہ ج ۱ص ۲۵۰)

۲۰......انا ارسلنا الیکم رَسُوْلاً شَاھدًا علیکم کما ارسلنا الیٰ ۔
فرعون رسولاً (حقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۰۵)

۲۱...... یٰسٓ۔ انک لمن المرسلین ط علی صراط مستقیم ۔
(حقیقہ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۱۰)

۲۲...... انی جاعلک للناس اماماً (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۷۹)

دراصل یہ تمام آیات قرآنیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں ۔لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان

آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ اللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہیں۔

غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل الرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵ ر نمبر ۹۶، ۹۷ ص ۱۵ کالم ۳، ۱۳ جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے لکھتا ہے کہ:

''انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے''

ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت و شان رسالت کے بجھانے اور مٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر............... ہے اس لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط و تحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت اور قادیانیت کے ہاتھوں، افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت و حمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ (خود حفاظتی کی غرض سے) ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو (جیسا کہ وہ مسلمانوں پر تنگ کر رہے ہیں) اُن پر تنگ کر دو؛ اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے (کہ ان سے کسی طرح کا معاشرتی تعلق نہ رکھا جائے تا کہ اُن کے زہریلے جراثیم سے خود کو بچایا جا سکے)

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ! بزعم خود) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے؛ لکھتے ہیں:

۱...... بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس نے اِس قدر معجزات کا دریا رواں کردیا ہے کہ باستثناء[۱] ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے"

(تتمہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۲...... آدم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داداست ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۳...... پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا "

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴...... " تکدّرَ ماء السابقین و عیننا الی آخر الایّام لا تتکدّرُ

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) قیامت تک گندہ نہیں ہوگا۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

۵...... ان قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ

ترجمہ از مرزا: اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

۶...... اور خدا تعالیٰ میرے لئے اِس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وُہ نشان دکھلائے جاتے تو وُہ غرق نہ ہوتے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۵۷۵)

---

[۱] یہ استثناء صرف دکھانے کے لیے ہے ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔ مصنف"

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین وتنقیص کرتے ہوئے اپنے لیے ان سے افضلیت و برتری ثابت کی ہے اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیوں کہ مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں کہ "توہین انبیاء کفر ہے" (انوار الاسلام خزائن ج۹ ص۳۵)

"سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دے"

(ملفوظات ج۱۰ ص۴۱۹، البلاغ المبین، ص۱۹، تقریر مرزا مرتبہ اکمل قادیانی)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولہ ہونا ناحق و بے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۵۲/۴۳ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴/جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے جس کے دو شعر اس طرح ہیں۔

اِس (مرزا) کی نگاہ جانفزا اس کا نفس حیات زا
اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا
ختم نگین اولیاء ظل مہین انبیاء
ساری ادائیں دل ربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ "ظل مہین انبیاء" ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب وغیرہ گذرے ہیں، مرزا قادیانی ان کے ظل وعکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدوِ اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیا تم ہو

اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی

حقائق و مشاہدات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اُلوالعزم، ذی اقتدار، محترم نبی اور رسول گذرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات و احادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت و رسالت، تقدس و تقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت و عزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عزاسمہ کا وجود، افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر و تحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

مرزائی عذر لنگ

اگرچہ مرزائیت کے نمک خواروں اور کاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب و غریب ناکام کوششیں کیں مگر اس پر بھی ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کا ہی مصداق رہا۔

منجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات و اتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت و

تبدل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جس کو مسلمان الوالعزم پیغمبر اور عیسائی (بخیال فاسد) مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ بہرحال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ بہر صورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لیے ہوں گی خواہ وہ کسی دروازے سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح مرام خ ج ۳ ص ۲۵، تحفۂ قیصریہ ج ۱۲ ص ۲۷۲ تا ۲۷۷، ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۸، کشتی نوح، ج ۱۹ ص ۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ لیکن میں مرزائیت کی دہان دوزی (منہ بند کرنے) اور عذرات بادرہ کی بربادی کے لیے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نام لے کر صدہا گھناؤنی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں!

۱...... یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس سبب کا تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲...... افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی"

(اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۳...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔

اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا"

(چشمہ مسیحی خزائن ۲۰ ص ۳۴۶)

۴...... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے "(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے"

(اخبار بدر، ۴ر مئی ۱۹۰۸ء)

۶...... کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے ہجڑہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے"

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۷...... مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیؤ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بیں خدائی کا دعوی کرنے والا"

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اسکے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقۃ الوحی ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ۱۳، ۲۰، ۲۱، ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۸۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے ہوئے سنڈاس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے اسلام وانسانیت کو عالم آشکارہ کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم نے رُوحُ اللہ، کلمۃُ اللہ، رَسُولُ اللہ، و جَعَلَنِیْ مُبارکاً، سورہ مریم آیت نمبر۳۱، وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ آل عمران آیت نمبر ۴۵ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان وناموس پر جس بدتہذیبی سے ناپاک وشرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام وایمان خود بہ خود درگور ابطال دفن ہوگیا۔ اب اسلامِ مرزائیت کسی دوسرے ضرب وزد کا شرمندہ احسان نہیں رہا۔ البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ''توہین انبیاء کفر ہے'' (نور الاسلام خزائن ج ۹ ص ۳۵) تا کہ بوقت ضرورت سندر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ وآل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر واستہزا سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ما علیہ کے دل میں اسلام وایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بددینی وبے ایمانی سے تیرہ وتار تھا، ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:

> ۱......عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ۱۱ ص ۲۹۰)

> ۲......یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا

تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ"

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۳......اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا"

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۴......یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا" (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُنکا پرواز قرآنِ کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے" (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۶۸) فرمایئے ایسے متضاد ومختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین وتذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف وغیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ ومعطلہ کہ جس آیات قرآنی ومعجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟ نہیں۔ تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے!۔

حضرت مریم صدیقہ و مطہرہ کی عصمت وطہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت مریم کی پاک دامنی وعفت مآبی وطہارت شعاری، پرہیزگاری وزاہدانہ و عابدانہ زندگی پر قرآن کریم نے شہادت دی۔ اور آپ کو سیدۃ النساء کا معزز لقب عنایت فرمایا۔ ذیل کی آیات تلاوت فرمائیے:

۱......وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران:۴۲)

۲......اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (آل عمران:۴۵)

۳...... وَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا (انبیاء:۹۱)

۴......وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (تحریم:۱۲)

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت وطہارت، فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور اس وجہ سے ان لوگوں کا دل جو مومن بالقرآن ہیں حضرت مریم کے محاسن ومناقب سے معمور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس بے باکی وگستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کو داغ دار بنانے کی کوشش کی ہے اس کو دیکھ کر ایک مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے اور مرزائیت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

(۱)......''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کیساتھ اختلاط کرنا

اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے"

(خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

(۲)......"میں تو اُسکے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ مَیں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مُدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں"

(کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

(۳)......"کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں"۔

(ازالۃ الاوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۴)......"یسوع مسیح کے چار ۴ بھائی اور دو ۲ بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی"۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ دہنی واتہام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت وناموس پر حملہ کیا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خود بخود روشن ہو رہی ہے اور مرزائیت کے کفر وارتداد میں یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی جلالت قدر عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت درفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کے تیر وسناں سے کسی مقدس گروہ و مقدس ہستی کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین و تذلیل سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت ممدوح کو یاد کیا ہے آپ کے (نام نہاد) اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں:

(۱)...... کربلائے است سیرِ ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

(۲)...... اے قوم شیعہ اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

(۳)...... و قالوا علی الحسنین فضّل نفسه اقول نعم واللّٰه ربّی سیظهر

"انہوں نے کہا کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا مَیں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا"۔

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

(۴)...... و شتان ما بینی و بین حسینکم فانی اوید کل ان و انصر

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت

خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(۵) "واما حسین فاذکروا دشت کربلا ۔ الی ھذہ الایام تبکو ن فانظروا
مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

(۶) و واللہ لیست فیہ منی زیادۃ وعندی شھادات من اللہ فانظر وا
اور بخدا اُس (امام حسین) میں مجھ سے کچھ زیادہ (فضیلت) نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (خ ج۱۹ ص۱۹۳)

(۷) وانی قتیل الحب لکن حسینکم قتیل العدی فالفرق اجلی واظھر
اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں:

''غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جوائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے''
(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۴۵)

اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی واحادیث نبوی پر جو مسلمانوں

کے لیے حرزِ جان ورہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ (مرزاجی) کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی فرق وامتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

۱......جو شخص حکم ہوکر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے" (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ص ۵۱)

۲......اور دُوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں"

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۴۰)

۳......ہم تو ابتک یہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اُسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کیلئے اُس کا حُکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وُہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے" (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ص ۱۳۹)

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ:

۴......"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ تمھاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایت ہیں"

(الفضل نمبر ۲ ج ۱۸ص ۹/۳ جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث وارشادات جو مسلمانوں کے لیے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عزمت وجلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر کسی فرق وامتیاز کے (مرزاجی) موضوع قرار دیتے ہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمایئے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے؟۔ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟۔ بیشک ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنے بال وپر کے اسلام سے خارج ہیں۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک
کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الٰہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن کریم و احادیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کیے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال و روندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ ایسے شیفتگان (عاشقان) محمدؐ و وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک نوّے کروڑ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خ ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ۶۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ستر ہزار چھ سو تینتیس ہے۔ (ریویو ماہ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۳)

مرزائیو! احدکما کاذب۔ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، لیکن مرزا قادیانی ان نوّے کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں و مومنوں کو جو حقیقی دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ اُن کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں بیک جنبش قلم کافر وجہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں:

> ا...... ”کفر دو قسم پر ہے (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دُوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں

بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اِس لئے کہ وُہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲...... ''ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے'' (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳...... ''بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے''

(نہج المصلی ج ۱ ص ۳۰۸، منقول از تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴...... ''اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھہراتا ہے تو وُہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱...... ''جو حضرت (مرزا) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے''

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ ۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء)

۲...... ''آپ (مسیح موعود) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے''

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۴ تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴ ۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳...... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کے مصنوعی وخود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری ورسالت نبی ودیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں وہ ایک بے کار اور لاشئ ہیں کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزارہا اولیاء، اقطاب، ابدال، صوفیا، مشائخ علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لیے مرزائیت کفر کے اُس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے، کلُّ اناء یترشّحُ بِمَا فیہ۔

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکواۃ دیتے ہیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی، تندہی سے ہندوستان و دیگر ممالک انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہے ہیں اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے، اس لیے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی وتعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند اور محافظ اسلام بھی کافر و بے ایمانوں میں شمار کیے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ میں آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال و افعال سے اخذ کیا ہے یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب

موخر الذکر کی تائید حالات و واقعات کرر ہے ہیں اس لیے میں اُن مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جواب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے لیکن اسلام کے بنیادی امور وضروری عقائد مثلاً حشر و نشر توحید وختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل توجیہہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہوجاتے ہیں یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات وعلامات کفر ہیں۔ مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک وتوہین تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب ''اکفار الملحدین'' میں جمع کردیا ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

۱...... ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم و نفی الحشر و نفی العلم بالجزئیات و نحو ذالک و کذا بصدور شیء من موجبات الکفر عنه۔

(شرح مقاصد ج۲ ص ۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار الملحدین ص ۷ا طبع کراچی)

۲...... فمن انکر شیأ من ضروریات لم یکن اهل القبلة ولو کان مجاهداً بالطاعات و کذا من باشر شیأ من امارات التکذیب کسجود الصنم والاهانة بامر شرعی والاستهزاء علیه فلیس من اهل القبلة " (ردالمحتار از اکفار الملحدین ص ۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی و بجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو لیکن حدوث عالم، قیامت، توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر، توہین انبیاء وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں۔ ملخصاً۔

اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں بلکہ ایمان و اسلام کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے؛ تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الٰہی و ختم نبوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہم السلام و سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لیے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان و اسلام اور اس کی اشاعت ان کو گہوارۂ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی موثر نہیں ہوسکتی۔ جیسے کہ اگر کسی گلاس کے صاف شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈالدیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک و شیرینی اس کو نجاست سے باہر نہیں کرسکتی، اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اسکی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان و اسلام گندہ و نجس ہوکر رہ گیا ہے۔ اور تاوقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں دنیائے کفر میں ان کی موت زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنگیت و نئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علماء حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی و غلط فہمی کہ علماء شب و روز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہٰذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علماء حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیوں کہ علماء حق جب کسی کو کافر، بے ایمان، خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو

اپنے افعال واقوال کے باعث کافر بن چکا دنیائے اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔

الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ وکفریات کو ظاہر کر کے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی، اپنے عقائد و اعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ۔ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکہ مت کھاؤ اور بس!

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خادم الاسلام

نور محمد خاں

مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

تمت بالخیر

تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے موضوع پر چند اہم کتابیں

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(الحدیث)

کفریاتِ مرزا

مؤلفہ

حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی

دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ

قادیانی گروہ اسلام سے خارج ہے

امام حرم (مکہ مکرمہ) شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا تازہ فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سماحۃ الشیخ علامہ محمد بن عبداللہ السبیل، حفظہ اللہ   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ سے قادیانی جماعت (جن کے عقائد درج ذیل ہیں) کے بارے میں شرعی فتوی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

قادیانی فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی (جس نے حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت کا دعوی کیا ہے) کی پیروی کرتا ہے اور یہ فرقہ یورپ کے کچھ لوگوں کو اپنی نمازوں، عبادت گاہوں اور اسلامی اصطلاحات کو استعمال کر کے دھوکہ دیتا ہے اس سلسلہ میں آپ کا وضاحتی بیان قادیانیوں کے منہ بند کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ اس گروہ کے متعلق شرعی حکم وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین صلہ عطاء فرمائیں۔

سائل عبدالرحمٰن باوا (رئیس ختم نبوت اکیڈمی لندن)

۱۴۲۶/۳/۱ھ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس کی طرف وحی ہوتی ہے اور اس نے دین کے ایسے بنیادی عقائد کا انکار کر دیا جن پر ایمان لانا ضروری ہے، پاکستان اور سعودی عرب کے علمی مراکز اور فقہی اداروں کے علماء نے قادیانی گروہ سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے، ان علماء نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ یہ گروہ دین اسلام سے خارج ہے اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک مستقل رسالہ "الایضاحات الجلیۃ فی الکشف عن حال القادیانیۃ" (جھوٹے نبی کی سچی کہانی)[1] کے نام تحریر کیا ہے جو کہ عربی اور اردو زبان میں چھپ چکا ہے۔ اس رسالہ میں ہم نے قادیانیوں کے شبہات اور ان کے جوابات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں۔ اس میں ہم نے قادیانیوں کے بارے میں اسلامی ممالک کے علماء کی جانب سے صادر ہونے والے فتاواجات اور قراردادیں بھی جمع کر دی ہیں۔ جن میں قادیانیوں سے محتاط رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور ان کے خارج از اسلام ہونے کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں دین اسلام کی طرف لوٹائے۔ ہمیں اور ان لوگوں کو راہ حق دکھائے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین

تحریر کنندہ: محمد بن عبداللہ السبیل امام وخطیب مسجد حرام (مکہ مکرمہ)

۱۴۲۶/۳/۲ھ

[1]...... ہندوستان میں یہ کتابیں شاہی کتب خانہ دیوبند سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔